© rasailojaraid.com

فکرِ حبیب

(از جناب حبیب اشعر صاحب دہلوی)

پہلو میں اک نئی سی تڑپ پا رہا ہوں میں
اس وقت غالباً اُنہیں یاد آ رہا ہوں میں

کیا چشمِ التفات کا مطلب سمجھ گیا؟
کیوں ترکِ آرزو کی قسم کھا رہا ہوں میں؟

یہ انتقامِ فطرتِ عشق و وفا تو دیکھ
اب اُن کو اپنے ہجر میں تڑپا رہا ہوں میں

اللہ رے تیرے وعدۂ فردا کا اعتبار
مجبورِ انتظار ہوا جا رہا ہوں میں

ہاں! پھر کوئی نگاہ، حرارت فزائے شوق
بے کیفیِ حیات سے اُکتا رہا ہوں میں

آ، اور مجھ سے پوچھ محبت کی واردات
برسوں فضائے شوق میں اُڑتا رہا ہوں میں

کیا کچھ نہ تھی شکایتِ کوتاہیِ نظر
اب وسعتِ نگاہ سے گھبرا رہا ہوں میں

تو یہ سمجھ رہا ہے کہ مجبورِ عشق ہوں
کچھ سوچ کر فریبِ وفا کھا رہا ہوں میں

اشعرؔ جہاں میں قحطِ وفا عام ہے اگر
پھر کیوں یہ نغمہائے وفا گا رہا ہوں میں

© rasailojaraid.com